میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ افغانستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

پیر، 11 ربیع الاول، 1440ھ | 19/11/2018 | نمبر: Afg.1440/03

پریس ریلیز

بین الاقوامی دہشتگردی کی سازشیں کرنے والا افغانستان کے لوگوں پر بم گرا کر امن قائم کرے گا

امریکی فوربز میگزین نے حال ہی میں ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق امریکا اور نیٹو کے طیاروں اور ڈرونز نے جنوری 2018 سے ستمبر تک افغانستان میں 5213 بم گرائے ہیں۔ اس رپورٹ میں نہ تو اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ اس بمباری سے کتنے افراد مارے گئے اور نہ ہی یہ بتایا گیا کہ کتنی تباہی و بربادی ہوئی لیکن پچھلے 17 سال کے عرصے میں یہ سب سے شدید ترین بمباری ہے کہ افغانستان میں 2018 میں جتنے بم گرائے گئے ہیں اس سے پہلے کبھی اتنے بم نہیں گرائے گئے۔

اصل حقائق یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس بمباری سے متاثر ہونے والوں کی بہت بڑی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے اور کئی بار تو اس بمباری کا نشانہ خود افغان سیکیورٹی فورسز بھی بنی ہیں۔ لیکن امریکا اس قسم کی بمباری کو یہ کہہ کر صحیح ثابت کرتا ہے کہ طالبان کو دباؤ میں لانے اور امریکی امن منصوبے پر ان کو راضی کرنے کے مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ یہ امریکی امن منصوبہ افغان مسلمانوں کے خون کی قیمت پر خطے میں امریکی اڈوں کو برقرار رکھنے کو یقینی بنانے کے لیے ہے جس کے بعد افغانستان میں جاری جنگ کبھی ختم ہی نہ ہو گی۔ ان اقدامات کے ذریعے امریکا طالبان قیادت کو ان اقدار اور اصولوں کو چھوڑنے پر مجبور کرانا چاہتا ہے جن کے لیے وہ پچھلے 17 سال سے جدوجہد کر رہے ہیں اور اس کے بعد قیادت سے محروم طالبان جنگجوؤں کو دوسرے جنگجو گروہوں، جیسا کہ داعش، میں شمولیت پر مجبور کرے گا تاکہ خطے میں امریکی مفادات کے حصول کو یقینی بنایا جا سکے۔

درحقیقت امریکا اور نیٹو کے افغانستان میں فوجی آپریشنز سات سروں والے درندے کی شکل اختیار کر چکے ہیں جنہوں نے اس قدر تباہی اور خوف پھیلایا ہے کہ کسی دوسری دہشتگردی کی کارروائی نے ایسی تباہی و خوف نہیں پھیلایا۔ شہریوں، عورتوں اور بچوں پر بمباری سے بڑھ کر کون سا عمل زیادہ بھیانک، خوفناک اور دہشتگردانہ ہو سکتا ہے؟ ہوائی حملے گھروں کو تباہ، زبردست تباہی، یتیمی، بیوگی اور والدین کے لیے دردناک غم کا باعث بن رہے ہیں۔ تقریباً ہر دن افغانستان کے تمام صوبے آسمان پر دہشت گرد طیاروں کو دیکھتے ہیں جو ان کے لیے موت کا پیغام ہوتے ہیں۔

ولایہ افغانستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

حزب التحریر ولایہ افغانستان کی ویب سائٹ: www.hizb-afghanistan.org
ای میل: info@hizb-afghanistan.org
حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info